یوم فاروق اعظمؓ

؎ کیسے میں تیرے فقر کی تصویر بناؤں   کیا سامنے چراغ اپنا سورج کے دیکھاؤں

یہ میری اور آ پکی خوش نصیبی ہے کہ آج ہم جس مجلس میں تشریف فرما ہیں وہ حضور فاروق اعظم امیر المومنین عدل اصحاب حسن رسول حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کی بارگاہ میں ہدیہ محبت ہے ہدیہ توفیق ہے۔ایسی بامقصد مجالس میں حاضری دینا اس قدر قیمتی اور اعلی لمحے ہیں۔ بزرگ فرماتے ہیں ایسی جھگوں پر جہاں اللہ والوں کا ذکر ہو رہا ہو جہاں نیک لوگوں کی باتیں ہو رہی ہو وہاں جاتے ہوئے حضور کی احادیث یاد رکھنی چاہیے۔

آ قاعلیہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

''جہاں کسی صلح شخص کا ذکر ہوگا وہاں اللہ کی رحمت نازل ہوگئ''۔

یہ حضور علیہ السلام نے خود اس کو بیان فرما دیا تو یہ ذہن میں رکھنا چاہیے جب بھی کسی ایسی مجلس میں جائیں جہاں کسی اللہ والے کی یاد ہو کسی نیک شخص کا ذکر ہو تو وہاں حضور علیہ السلام کی یہ احادیث ہو جاتی ہے اور وہاں اللہ کی رحمت حاصل ہوتی ہے اللہ کا کرم حاصل ہوتا ہے۔

آ قاعلیہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جہاں عمر کا ذکر ہوگا وہاں سے شیطان دور ہو جائے گا جہاں عمر کی یاد ہوگی وہاں اسلامی انقلاب پیدا ہوگا''۔

بزرگ فرماتے ہیں جس مجلس میں ذوق وشوق نہ ہو اس مجلس میں عمر کا ذکر شروع کر دو وہاں ذوق بھی آ جائے گا شوق بھی آ جائے گا برکت بھی آ جائے گی رحمت بھی آ جائے گی۔جس شخص کا ذکر ہم کر رہے ہیں یہ وہ ہستی ہیں جن کو آ قاعلیہ ﷺ نے خود ہاتھ اٹھا کر دعائیں کر کے مانگا تھا اور ابھی مراد کا ذکر ہو رہا تھا اس کی اصل تعریف سن لیں۔

مرید اور مراد میں فرق کیا ہے؟؟

''مرید وہ ہوتا ہے جو شیخ کو چھوڑ جائے شیخ سے دور تو اس کا اپنا کچھ نہیں رہتا کیونکہ مرید ہوتا ہے اپنے مرشد سے پیچھے ہو جائے تو اس کے پاس باقی کچھ نہیں رہتا''۔

''مراد وہ ہوتا ہے جو چلا جائے تو پیر کے پلے کچھ نہیں رہتا''

تو حضور علیہ السلام اس کائنات کی جان ہیں آپ اس کائنات کے محبوب ہیں آپ اللہ کے محبوب ہیں تو اب آپ سمجھیں کہ حضور علیہ السلام کی مراد حضرت عمر ہیں تو لحاظہ آپ کی شان اور محبت میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ گنبد خضرا کے نیچے ہوں اور آپ کو خبر نہ ہو یقیناً ہے وہ بڑے اعلی لوگ ہیں حضور علیہ السلام کی جو دین کی خدمت انہوں نے کی ہے اللہ نے ان کو جو درجہ و مقام دیا ہے اس وقت یقیناً ان کو یہ خبر ہے کہ ہم ان کی یاد میں مل کر بیٹھے ہوئے ہیں اور میں آپ کو ایک اور ضمانت دے دوں آپ یہاں جو بھی دعا کر کے جائیں گے اس کو گھر جا کر لکھ لیجیے گا انشاء اللہ اسے قبول کر لے گا کیونکہ جن کی مجلس ہے وہ مجلس میں ضرور آتے ہیں ہم ایسے ہی یہ کام نہیں کر رہے ہم روٹی پانی کا چکر نہیں چلا رہے یا آپ کو یہاں بیٹھا کر ہمیں اور کیا حاصل ہونا ہے۔ہم اس بات کو سمجھتے ہیں یہ وہ مجلس ہے جس کی برکت سے انشاء اللہ ہم سب کا ایمان تازہ ہو جائے گا۔

''بزرگوں نے فرمایا کہ اپنی مجلس کو عمر کے ذکر سے زینت دیا کرو''۔

وہ عمر کہ جس کا یہ انداز تھا کہ جب حضور علیہ السلام نے جب قبر کے سوالات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ قبر میں اللہ تین سوال کرے گا

پہلا سوال من ربکا؟؟ دوسرا سوال مادینکا؟؟ تیسرا سوال من عبیکا؟؟ میرے بارے میں ہوگا

حضور علیہ السلام نے جب یہ تینوں باتیں کی تو حضرت عمرؓ آپ نے یہ ارشاد فرمایا حضور جب یہ سوال ہوں گے تو اس وقت کیا بندے کی عقل سلامت ہوگی کیا میری عقل ٹھیک ہوگی اس وقت بولا ہاں اللہ وہی عقل دے گا جو دنیا میں وہ استعمال کرتا تھا فرمایا حضور اگر مجھے میرے عقل مل گئی میں دیکھ لوں گا فرشتے اللہ تو

بزرگ فرماتے ہیں

آ قاعلیہ ﷺ کے اس امتی کا یہ حال ہے کہ جب حضرت عمر قبر میں گئے تھے تو کسی صحابی کو خواب میں بعد میں آپ ملے اور فرمایا کہ میرے ساتھ بھی سوال جواب ہوئے تو وہ یوں ہوئے فرشتوں نے جب پوچھا

من ربکا؟؟ جواب دیا میرا رب تو اللہ ہے تیرا رب کون ہے۔

کہامادینکا؟؟ فرمایا میرا دین تو اسلام ہے تیرا دین کیا ہے۔

تو وہ فرشتے اللہ کی بارگاہ میں رجوع کرتے ہیں عرض کرتے ہیں مولا یہ کیسا انسان ہے ہم تو سوال کرنے آئے تھے یہ ہمارا ہی امتحان لینا شروع کر دیا ایسی اعلی اللہ نے ایمان کی دین کی برکت حضرت عمرؓ کو عطا فرمائی۔

کچھ الحمداللہ ہم فاروقی بھی ہیں اور ہم اپنے نام کے ساتھ فاروقی بھی لکھتے ہیں یہ بھی بہت بڑی سعادت ہے ٹھیک ہے ہمارے عمل ویسے نہ ہوں ٹھیک ہے ہماری نمازیں اس طرح نہ ہوں ٹھیک ہے ہمارے معاملات حضرت عمرؓ جیسے نہیں ہیں چلو یار نام تو لگا ہوا ہے نہ ساتھ انشااللہ جب قیامت کے دن اس فاروقی نام سے ہی بخشے جائیں گے۔ یہ بہت بڑی نسبت ہے جو اللہ نے ہمیں عطا کی ہے جب ہم اپنے نام کے ساتھ جب فاروقی لکھتے ہیں تو فخر سے لکھتے ہیں لوگ اپنے نام کے ساتھ چٹھہ لکھ کر فخر کرتے ہیں ملک وڑائچ لکھ کر فخر کرتے ہیں اور کہتے ہیں جناب میں چوہدی صاحب ہوں یہ سب ذاتیں ہندوؤں کی ذات ہیں۔ اصل ذاتیں وہ ہیں جو اللہ والوں کی ہیں اصل ذاتیں وہ ہیں جو نیک لوگ ہیں قادری ذات ہے نقشبندی ذات ہے چشتی ہے فاروقی ہے صدیقی ہے یہ وہ ذاتیں ہیں جن کو قیامت کے دن اللہ تعالی بخشش کے لیے استعمال کرے گا۔

الحمداللہ ہم فاروقی ہیں صدا سلامت رہیں وہ لوگ جنہوں نے ہمیں پالا جوان کیا ہمارے بزرگ ہمارے والدین اللہ ان پر کروڑوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے جن کی رحمت اور برکت سے آج ہم یہاں جمع ہیں جنہوں نے ہمیں تعلیم دی جنہوں نے ہمیں پڑھایا لکھایا جنہوں نے ہمیں سنوارا اور آج ہم اس قابل ہوئے ہیں کہ ہم بزرگوں کا ذکر کریں

حضرت عمرؓ کے فضائل

کون عمر؟؟؟

☆ وہ عمر جس نے ۲۲ لاکھ مربع میل پر اکیلے حکمرانی کی۔

☆ وہ عمر جو جب زمین پر چلتا تھا تو اپنا دوراز مین پر مار کر کہتا ہے اے زمین میں نے تجھ پر عدل کیا ہے تجھے ہلنے کی اجازت نہیں ہے اس کے بعد کبھی مدینے میں زلزلہ نہیں آیا۔

☆ وہ عمر کہ جنگل میں آگ لگ گئی تو لوں نے کہا حضور جنگل میں آگ لگ گئی ہے کہی آبائی آبادی کی طرف نہ آ جائے تو آپ نے اپنی چادر اٹھا کر کہا تھا میری چادر لے جاؤ اور اس سے کہو کہ یہ عمر کی چادر ہے اس سے آگے تمہیں آنے کی اجازت نہیں ہے وہ چادر جب آگ کے آگے کی گئی یوں واپس ہوگئی جیسے کبھی لگی نہیں تھی۔

☆ وہ عمر جب دریائے نیل جو ہے اس میں پانی خوش ہو جاتا ہے تو وہ ایک سال کے بعد جوان عورت کو اس میں رسیوں سے باندھ کر جب پھینکتے ہیں تو پھر دوبارہ پانی اس میں واپس آتا تھا جب وہ علاقہ فتح ہوا تو حضرت عمر کو خط لکھا گیا کہ حضور اب تو یہ مسلمانوں کے ملک کے اندر مسلمانوں کے اندر شامل ہو گیا ہے اب بھی پانی خوش ہوا ہے تو لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہاں ایک نوجوان لڑکی کو باندھ کے پھینکو پھر پانی آئے گا حضور آپ کا دور ہو اور یہ برا عمل ہو جائے یہ میں نہیں ہونے دوں گا۔ تو حضور آپ بتائیں کیا کریں پانی خوش ہو گیا ہے دریائے نیل اب خشک ہے تو حضرت عمر نے کہا تھا کہ کاغذ لاؤ کاغذ لایا گیا آپ نے اس پر چند جملے لکھے وہ کیا لکھا آپ نے لکھا

اے دریائے نیل اگر تو خود چلتا ہے تو ٹھیک ہے تیری مرضی ہے لیکن اگر تو اللہ کے حکم سے چلتا ہے تو میں عمر تجھے حکم دے رہا ہوں کہ تو چل یہ لکھا اور کہا جا کر اس کاغذ کو پانی میں ڈال آؤ فرمایا حضور اس کاغذ سے کیا ہوگا فرمایا جاؤ تو سہی وہ کاغذ اس دریائے نیل میں رکھا گیا تو اس طرح پانی جوش مارتا ہوا باہر نکلا اور پانی کناروں سے نکل کر باہر پھیلنا شروع ہو گیا پانی پر عمر کی حکومت ہے آگ پر عمر کی عکومت ہے

۔اللہ!!!! جمعہ پڑھا رہے ہیں جمعہ پڑھاتے ہوئے ایک جملہ کہتے ہیں

یاساریۃ الجبل

صحابہ نے باقاعدہ نوٹ فرمایا عجیب بات کی جمعے کے دوران خطبے کے دوران ہم نے حضرت ساریہ کو کچھ کہا اور وہ ہزاروں میل دور ایک محاذ کے اوپر جنگ لڑ رہے تھے ذہن میں رکھ لیا کچھ دنوں بعد جب حضرت ساریہ واپس آئے تو پوچھا گیا اے ساریہ کیا جمعے کے دن تمہیں حضرت عمر کی آواز آئی ہم نے سنا تھا ان کو وہ یہاں تمہیں پکار رہے تھے تو حضرت ساریہ فرماتے ہیں ہاں ہاں خدا کی قسم مجھے یاد ہے میں اس وقت جنگ لڑ رہا تھا کہ اچانک مجھے آواز آتی ہے حضرت عمر کی **یاساریۃ الجبل**

اے ساریہ پہاڑ کی طرف دیکھ میں نے پہاڑ کی طرف دیکھا تو دشمن پہاڑ کے پیچھے سے حملہ کرنے والا تھا میں نے فوجوں کو اکٹھا کر کے حملہ کر دیا اور اس کے بعد مجھے فتح نصیب ہوگئی آج میں اس وقت فتح یاب ہوں۔۔۔۔ پانی پر عمر کی حکومت آگ پر عمر کی حکومت زمین پر عمر کی حکومت ہواؤں پر عمر کی حکومت ہزاروں میل دور اب سمجھے آپ اس جملے کو

لو کان نبی بعدی لکان عمر ابن الخطاب

"اگر میرے بعد کوئی نبی آنے کی گنجائش ہوتی تو وہ صرف عمر ہی نبی ہو سکتا تھا"۔

اس لیے کہ عمر کے پاس سارے گڑ موجود ہیں جو ایک نبی کے اندر ہو سکتے ہیں یہ نبی کی طرح امانت دار بھی ہے یہ نبی کی طرح دیانت دار بھی ہے یہ نبی کی طرح بہادر بھی ہے یہ نبی کی طرح ذہن اور سوچ والا بھی ہے اس کے اوپر اللہ کا اتنا کرم برستا ہے کہ سترہ قرآن کی آیتیں حضرت عمر کی سوچ کے مطابق لکھی گئیں ہیں جو عمر سوچتے وہ قرآن میں ہو جاتا پردے کی آیتیں نہیں اتر رہی تھی حضور کے پاس آئے کہا حضور دعا کریں اللہ پردے کی آیتیں اتارے فورا جبرائیل قرآن کی آیتیں لے کر آ گئے شراب کا حرمت کا حکم نازل نہیں ہو رہا تھا کہا حضور دعا کریں شراب حرام ہو جائے فورا حضرت جبرائیل قرآن کی آیتیں لے کر آئے سترہ قرآن کی آیتیں حضرت عمر کے ذہن کے مطابق اتری اسی لیے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے عمر جب بولتا ہے تو اس کی زبان پر حق بولتا ہے جو کہتا ہے سہی کہتا ہے ایسا اعلی صحابی۔۔۔

ایسی سعادت دی اللہ نے آپ کی بیٹی حضرت حفظہؓ حضور کی بیوی بنی ہماری ماں ام المومنین ہماری ماں حضرت حفظہؓ حضرت فاروق اعظم کی بیٹی آپ اس طرح سے حسن رسول بھی ہیں حضور کے سسر ہیں تو یہ کرم اور فضل ایسے شخص کو اللہ نے دیئے تھے جن کے ذکر میں ہم آج بیٹھے ہوئے ہیں آپ کی زندگی کے بہت سارے پہلو ہیں میں اس مختصر وقت میں اس کو سمیٹ نہیں سکتا بلکہ دنیا کا کوئی عالم حضرت عمر کی ساری زندگی کو سمیٹنا چاہے ممکن نہیں ہے۔

؎ یہ تو شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

خدمت گار عمر تھے ابوبکر تھے حضرت علی تھے عثمان تھے حضور انور کیا ہوں گے آقا ﷺ کی ذات کہاں تک برکتوں والی ہے حضرت عمرؓ کی ہی آپ زندگی کھولنا شروع کریں آپ کی زندگی ختم ہو جائے حضرت عمر کے اوصاف ختم نہ ہوں لحاظہ ممکن نہیں ہے

حضرت عمرؓ کی زندگی کا واصف

حضرت عمر کی زندگی میں ایک واصف تھا جس کو خود احتسابی کہتے ہیں۔ دوسروں کا تو احتساب کرنا تو بڑا آسان ہے آپ دوسروں پر بات کریں یہ تو کوئی مشکل نہیں ہے اصل مقصد اپنی اصلاح کرنا ہے اپنے آپ کو سہی کرنا ہے یہ بہت مشکل کام ہے اور حضرت عمر کی جو خود احتسابی جو ہے خود پورا ایک چیپٹر ہے لائف کا کہ آپ اپنی ذات کے لیے اللہ سے کتنا ڈرتے تھے اللہ کے ساتھ کتنا ایک ڈرنے کا سلسلہ تھا کہ خود اپنی ذات کے لیے اللہ!! آیئے ایک بار ایسا ہوا کہ حضور علیہ السلام نے کچھ دن حضرت عمر کو نہ دیکھا آپ مسجد نبوی میں نہ آئے آپ نے پوچھا کہ آج تین دن ہو گئے ہیں عمر نظر نہیں آتے فرمایا حضور گھر میں ہیں اور دروازہ بند کیا اور مسلسل رو رہے ہیں اور روتے رہتے کہا اچھا چلو آج میں نبی ہو گے خود اس کے گھر جاتا ہوں خود اٹھے صحابہ کو ساتھ لیا اور حضرت فاروق اعظم کے گھر پہنچے وہاں جا کر دروازہ کٹھا کر اندر سے حضرت عمر نے پوچھا تو حضور نے فرمایا

اے عمر میں ہوں تیرا پتہ لینے آیا ہوں کیا بات ہے اتنے دنوں سے آئے نہیں ہو حضرت عمر نے فوراً دروازہ کھول دیا دیکھا تو آنکھیں سرخ ہو چکی ہوئی ہیں اور ابھی بھی آنسو بہہ رہے ہیں آقا علیہ السلام تڑپ اٹھے فرمایا عمر کیا بات ہے ایسا کیا ہو گیا ہے ایسی کیا مجبوری آپڑی کہ تین دن سے تم مسجد میں بھی نہیں آئے اور ہم سے بھی ملاقات نہیں ہوئی عمر ایسا کیا ہوا ہے حضرت فاروق اعظم آپ بلک بلک کر روتے ہیں اور فرماتے ہیں حضور جب سے آپ نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ قیامت کے دن سوال جواب کرے گا جب سے آپ نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ قیامت کے دن کھڑا کر دے گا خدا کی قسم میں اس دن سے سوچ رہا ہوں عمر کا کیا بنے گا عمر کس طرح جواب دے گا عمر کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ اللہ کے سامنے کھڑا ہو حضور میں کیسے اللہ کے سامنے کھڑا ہوں گا میں آپ کا کوئی حق ادا نہیں کر سکا میں آپ کے ساتھ کوئی محبت کا اظہار نہیں کر سکا میں کوئی بھی آپ کے ساتھ وفا نہیں کر سکا حضور حضور عمر ہلاک ہو گیا عمر مارا گیا ہے یہ کہتے کہتے رو پڑے اور حضور علیہ السلام بھی رو پڑے سینے سے لگایا اور کہا عمر اللہ تجھے معاف کر دے ایک ایسا شخص جس کو حضور نے خود دعا کر کے مانگا ہوا ایک ایسی ہستی جس کو اللہ نے اتنی برکتیں دی ہوں وہ اس قدر اللہ سے ڈرتا ہے کہ ایک دن کیا کہا سنیئے جملہ ایک دن کہتے ہیں رو رہے تھے نماز کے اندر لوگوں اے عمر کیا بات ہے کیوں روتے ہو فرمایا کہ میں اس بات پر روتا ہوں کہ میں کیوں پیدا ہوا کاش میں نہ پیدا ہوا ہوتا اور پھر ایک جملہ اتنا خوبصورت پڑھا فرمایا

”کاش ابوبکر کے سینے کا عمر ایک بال ہوتا اور ابوبکر خارش کرتے تو وہ سینے کا بال گر کر ٹوٹ جاتا“۔

عمر عمر نہ ہوتا ابوبکر کے سینے کا بال ہوتا اس قدر اللہ سے ڈرتے ایک دن ایک شخص مسجد میں آیا آپ نماز ادا کر کے ابھی فارغ ہی ہوئے تھے اس شخص نے دور سے آواز لگائی اس نے کہا عمر اللہ سے ڈر ایک دن مرنا ہے حضرت عمر کانپ اٹھے فرمایا قریب آؤ میرے پاس آؤ اسے کہا کہ دیکھو یہ جو تم نے بات کی ہے اگر تم روز آ کر ایسے ہی کہو اور مہینے کے بعد آ کر مجھ سے پیسے لے لینا روز آنا اور آ کر یہ کہنا مجھے اللہ یاد کروانا کہا حضور یہ تو میرے لیے خوشی کی بات ہے معاوضے کی تو ضرورت نہیں ہے میں آ جایا کروں گا فرمایا نہیں میرے ساتھ معاوضہ طے کرو ماہانہ پیسے طے کرو ہر روز آ کر مجھے اللہ سے ڈرنا ہے کہا ٹھیک ہے وہ اگلے دن آیا پھر کہا عمر اللہ سے ڈر عمر ایک دن مرنا ہے کہا ٹھیک ہے کچھ دن اس طرح گزر گئے ایک دن وہ آیا تر حضرت عمر نے بلا لیا فرمایا بئی اب کل سے نہیں آنا اب کل سے آنے کی ضرورت نہیں ہے یہ تمہاری اجرت ہے وہ پریشان ہو گیا اس نے کہا حضرت کیا بات ہے مجھ سے کوئی گستاخی کر دی کوئی وقت سے نہیں آیا میں نے دیر کی کسی بات میں کہا نہیں نہیں دیر تم نے نہیں کی ہے اب تمہارے آنے کی ضرورت نہیں ہے کہا کیوں مجھے کیوں نہیں اب آنے کی ضرورت دیکھو میری داڑھی میں ایک سفید بال آ گیا ہے یہ سفید بال اب مجھے موت یاد کرواتا ہے۔

ارے وہ شخص سفید بال کو دیکھ کر اللہ سے ڈرتا ہے ہمارے سارے سر کے بال سفید ہو جائیں ہماری ساری داڑھیاں سفید ہو جائیں اور قمر بھی جوک جائے بڑھاپے کے اندر پھر بھی گناہوں باز نہ آئیں تو اس سے بڑی کیا بدبختی ہو سکتی ہے کہا سفید بال آ گیا ہے اب یہی کافی ہے اللہ سے ڈرانے کے لیے اس قدر اللہ کا ڈر۔

ایک دن نماز پڑھ رہے تھے نماز پڑھتے ہوئے ایک آیت آتی ہے قرآن میں اللہ ارشاد فرماتا ہے

”ڈرو مجھ سے میری اس ہبت سے ڈرو میرے خوف میں زندگی گزارو“۔

اس میں اللہ کی ایک دعا ہے جو اللہ نے بندوں کو سیکھائی ہے اللہ فرماتا ہے

میں اپنے غم اور دکھ کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں یہ جملہ زبان سے نکلا چیخ ماری اور تڑپ کر زمین پر جا گرے اور رو رو کر تین دن حضرت عمر پر اس آیت کی کیفیت طاری رہی۔

”میں اپنے غم اور دکھ کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں“

ایک بار ایسا ہوا کہ آپ تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک صحابی بھی سامنے سے آ رہا تھا آپ کے ہاتھ میں عام طور پر دورہ ہوتا تھا آپ کی عادت تھی کہ آپ ہاتھ میں رکھتے تھے وہ سامنے سے آ رہا تھا آپ

نے سامنے ایسے ہی محبت سے دورہ لگایا وہ اس کے جسم سے قریب سے لگ کر گزر گیا تھوڑا سا لگا اور گزر گیا اسلام اس نے کی آپ نے بھی کی لیکن آپ روک گئے اور اس کو قریب لگایا آپ نے کہا ابھی میں نے جو اپنا دورہ لگایا تھا تجھے یہ لگا ہے تیرے جسم پر یہ لگا ہے مجھے معاف کر دے مجھ سے غلطی ہو گئی ہے کہا حضور ایسا کچھ نہیں وہ تو ہلکا سا میرے کپڑوں کو لگ کر گیا ہے کہا نہیں تو مجھے معاف کر دے۔۔وقت گزرتا چلا گیا ایک سال گزر گیا حج کا موسم آیا آپ نے اسی صحابی کو بلایا اور اندر گئے چھ ہزار دینار ایک تھیلی میں رکھے اور اس کو پکڑا دیئے اور حج کر کے آ یا یہ میری طرف سے زادِ راہ ہے خرچہ ہے جانے اور آنے کا حضور اتنی بڑی محبت اور اتنا بڑا پیار کیوں کر رہے ہیں میں نے نہ کوئی آپ سے لینے تھے نہ کوئی میں نے مطالبہ کیا فرمایا نہیں پورا سال ہو گیا ہے وہ جو میں نے تجھے دورہ مارا تھا اس کے لیے پشتا رہا ہوں اور یہ چھ ہزار دینار اس لیے دیئے ہیں کہ تو حج کر کے آ اور میرا وہ گناہ معاف ہو جائے ایسا شخص اس قدر اللہ سے ڈرتا ہے کہ چھ ہزار دینار حج کے لیے پیش کر دیئے۔ **اللہ اکبر**

مدینہ میں قحط

مدینہ میں قحط پڑھ گیا اور لوگ قحط سے سبزیوں سے کھانے کی چیزوں سے محروم ہو گئے آپ کو جب علم ہوا مدینہ میں قحط ہے آپ نے کھانا پینا ترک کر دیا کھانا پینا چھوڑ دیا روزے میں رہنے لگے لوگوں نے کہا حضور آپ تو بادشاہ ہیں آپ تو استعمال کیجیے فرمایا نہیں جب تک میری قوم کچھ نہیں کھائے گی عمر بھی کچھ نہیں کھائے گا۔ میں تمہیں وسعت کرتا ہوں یاد کروا دینا جب اس قوم میں قحط دور ہو گا تو پھر میں اپنی خوراک کی بندوبست کروں گا ورنہ نہیں اس قدر بھوک کی شدت تھی کہ آپ کی نواسی آپ سے ملنے آئی آپ بھوک کی شدت میں اسے پہچان ہی نہ سکے وہ کہنے لگی نانا جان میں ہوں فرمایا بیٹا میں تو پہچان ہی نہیں پایا تمہیں اس قدر بھوک طاری تھی جس کی وجہ سے آپ نے اپنے آپ کو بھی بھوکا رکھا ہوا تھا اللہ اکبر قوم کا اس قدر خیال کرنے والا اپنی قوم کے ساتھ اس قدر محبت کرنے والا اپنی رعایا کے ساتھ اتنا پیار اور محبت کرنے والا کوئی اور نہیں تھا صرف حضرت عمر ہی تھے۔

ایک بار ایسا ہوا مکہ کے قریب ایک وادی ہے وادی دہامہ آپ کسی لشکر کے ساتھ وہاں سے گزر رہے تھے تو جب اس وادی کے اندر پہنچے اس میدان کے اندر پہنچے تو ایک طرف بیٹھ کر رونے لگے صحابہ نے قریب جا کر بات کی کہ آپ یہاں روک کر رو رہے ہیں اس میدان میں کیا وجہ ہے فرمایا یہ وہی میدان ہے مجھے میرا بچپن یاد آ گیا ہے یہ وہی میدان ہے جس میں میں اپنے باپ کے پانچ اونٹ لایا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ان لائن میں کھڑا کرو میں لائن میں کھڑا کرنے کی کوشش کرتا تو وہ لائن میں مجھ سے کھڑے نہیں ہوتے تھے وہ بھاگ جاتے تھے تو میرا باپ مجھے چھڑیوں سے مارا کرتا تھا عمر تو کیسا عجیب انسان ہے تجھ سے پانچ اونٹ نہیں کھڑے ہوتے تو کیسا عرب ہے تو آج میں سوچ رہا ہوں کہا آج زمین کے اس خطے کے اوپر عمر کے علاوہ کوئی حکمران نہیں ہے ۲۲ لاکھ مربع میل تک میری حکومت پھیل چکی ہے اور صرف اس لیے یہ محمد مصطفیٰ کے جوڑوں کا صدقہ ہے جب سے میں محمد کا غلام بنا ہوں اس کے بعد اللہ نے مجھے حکومتیں عطا کی ہیں میرے رب نے مجھ پر یہ کرم کیا ہے میرے رب نے مجھ پر یہ رحمت کی ہے یہ بھی آپ کی زندگی میں معاملہ آیا کہ عدالت میں آپ کو کسی جگہ حاضری۔۔۔وہ حیران ہوا کہا حضرت مجھے پیاس نہیں ہے فرمایا نہیں آپ پی لیجیئے اس نے پانی تھوڑا سا پیا آپ نے کہا بس چھوڑ دو آپ نے کہا کلاس پکڑ لیا جائے وہ کلاس لے لیا گیا اور آپ نے اس کا جھوٹا پانی خود پیا رکھ دیا اس نے پوچھ لیا یہ کیا کیا ہے حضرت آپ نے کہا جب میں بات کر رہا تھا تو میرے اندر ایک غرور آیا کہ میں بادشاہ ہوں تو میں نے اس غرور کو توڑنے کے لیے تیرا جھوٹا پانی پیا کہ اے عمر تو کچھ بھی نہیں ہے عمر تو کوئی شے نہیں ہے۔ اللہ!!!

حضرت عمرؓ کی عاجزی اور انکساری

ایک بار مسجد میں اعلان کروایا لوگوں سے آؤ آؤ جلدی آؤ کوئی بات کرنی ہے مدینے کے لوگوں کو بلایا گیا مدینے والے سارے مسجد نبوی میں آ گئے اور آپ ممبر پر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں وہ عمر ہوں جو ایک وقت تھا کہ پانی بیچا کرتا تھا اتنا قریب تھا لوگوں کو پانی پلاتا تھا لوگ ایک دو دینار مجھے دے دیتے تھے تو میں اسی سے گزر بسر کرتا تھا میں وہ عمر ہوں لوگوں سنو میں اپنے کندھے پر مشکیزہ ڈال کر گلی گلی پانی بیچا کرتا تھا یہ کہہ کر ممبر سے اتر گئے اور کہا اجازت ہے جاؤ لوگ کہنے لگے حضرت اتنی دور سے بلایا اور صرف یہ کہنے کے لیے کہ میں پانی بیچا کرتا تھا کہا ہاں اس لیے ابھی میں ایک فیصلہ کرنے کے لیے جا رہا تھا تو میرے دل میں خیال آ گیا کہ عمر تو تو بہت بڑا بادشاہ بنا ہوا ہے میں نے اپنے اس غرور کا علاج کیا ہے۔۔۔کس قدر اللہ کے سامنے عاجزی اور کس قدر اللہ کے سامنے انکساری اور کس قدر اپنے آپ کو اللہ کے سامنے Down to Earth کر کے اللہ نے آپ کو عزتیں عطا کی ہیں آپ جتنا جھوکے اللہ نے آپ کو اتنا بلند کر دیا اللہ نے آپ کو اتنی برکتیں عطا کی ہیں۔

ایک بار حد ہو گئی آپ کسی جگہ تشریف لے جا رہے تھے اس قدر عاجزی تھی آپ کی طبعیت میں تیز تیز چل رہے تھے کافی دور سے آ رہے تھے پیدل تھے جب قریب سے گزرتے شخص کو دیکھا جو گدھے پر سوار تھا اس کو روک لیا اور کہا بھائی اگر تو اجازت دے تو میں تیرے ساتھ بیٹھ جاؤں کہا حضور آپ مومنین کے امیر ہیں آپ یہ گدھا لے جائیں آپ بیٹھ جائیں اس پر میں پیدل آ جاؤں گا فرمایا نہیں تو آگے بیٹھے گا اور میں تیرے پیچھے بیٹھ جاؤں گا اس نے کہا حضور میں غلام عام انسان وہ امیر ہے بادشاہ فرمایا نہیں جو کہہ رہا ہوں وہ کرو فرمایا ٹھیک ہے حضرت عمر اس کے پیچھے بیٹھ گئے اور اسی حالت میں آپ مدینہ میں داخل ہو گئے لوگ بازار میں دیکھ رہے ہیں اور آنکھیں پٹی کی پٹی رہ گئیں کہ بادشاہ وقت ایک گدھے کے اوپر سوار ہے اور اس کے آگے ایک غلام سوار ہے اور آپ اس کے پیچھے بیٹھے ہیں اس قدر طبعیت میں عاجزی اور رب کے آگے رکھا ہے۔

حضرت عمرؓ کو اللہ کا خوف کس قدر تھا؟؟

ایک دفعہ خود اپنے رب کے بارے میں کہتے ہیں لوگوں سنو اگر آسمان سے آواز آئے کہ سارے بخشے گئے ہیں صرف ایک جہنمی شخص ہے دنیا میں جتنے شخص ہیں اللہ نے سب کو معاف کر دیا ہے جنت دے دی ہے صرف ایک شخص ہے جہنمی ہے خدا کی قسم میں اللہ سے اتنا ڈرتا ہوں کہ وہ ایک جہنمی ہے وہ میں ہی جہنمی ہو سکتا ہوں باقی سارے جنتی ہیں مجھے اللہ کا اتنا ڈر ہے مجھے اللہ سے اتنا خوف آتا ہے۔

آج ہم کیا لوگ ہیں ہم نے کیا کیا ہے آج تک کس نے کتنے قرآن لکھے ہیں کس نے کتنی احادیثیں لکھی ہیں کس نے آج تک کیا دین کی خدمت کی ہے ہم لوگ اپنے پیٹ کے لیے زندہ ہیں ہم لوگ اپنی زندگی خود گزار رہے ہیں ہمیں دین کی کوئی پرواہ نہیں ہے ارے وہ اکیلا ۲۲ لاکھ مربع میل پر دین کا حاکم اور اللہ کے نبی کا پیارا سسر بھی اور ساری برکتیں لینے والا یہ کہہ رہا ہے کہ اگر ساری دنیا بخشی جائے تو صرف عمر ہی ہے

جوجہنم میں جاسکتا ہے مجھے اس قدر اللہ کا ڈر ہے ہماری کیا اوقات ہے کبھی اپنے گریبانوں میں جھانک کر تو دیکھو ہم نے آج تک کیا کیا ہے اللہ کا اور ہم نے اللہ کی بارگاہ میں کیا پیش کیا ہے کیا لے کر جائیں گے کل قیامت کے دن اس کے سامنے کیا پیش کریں گے اس کے سامنے حضرت عمرؓ ہمیں یہ سوچ دے کر گئے آپ کا اپنا احتساب اپنی ذات کا احتساب بہت بڑا تھا۔

آپ نے فرمایا لوگو! **نماز پڑھ لو کہ اس سے پہلے تمہاری نماز پڑھی جائے تیری نماز پڑھی جائے** تیرا جنازہ ہو جائے اس سے پہلے خود نماز پڑھ لو اور فرمایا کہ کسی اور کو اپنے احتساب کا موقع نہ دو خود اپنا احتساب کروا پنے آپ کو خودٹگوسولی کے اوپر اور کہا سنو اور اس کو پلے باندھ کر لے کر جانا فرمایا اگر تم خود اپنا احتساب نہیں کرو گے پھر لوگ تیرا احتساب کریں گے پھر لوگ تمہیں ٹانگیں گے پھر لوگ تیری زندگی سے کیڑے نکلے گے پھر لوگ تیری زندگی پر لعنتیں بھیجے گے تو اس سے بہتر ہے کہ تم اپنے آپ کو خود ہی ٹھیک کر لو کسی کو موقع ہی نہ دو اپنے اوپر بات کرنے کا کسی کو اجازت ہی نہ دو کہ وہ تمہاری ہستی پر بات کرے اگر دو گے تو لوگ زبانیں کھولیں گے۔

ایک چور کو پکڑا آپ نے تو چور رونے لگ پڑا حضور معاف کر دیں یہ میری پہلی چوری تھی مجھے معاف کر دیں دوبارہ نہیں کروں گا کبھی بھی نہیں کروں گا فرمایا کہ تو جھوٹ بول رہا ہے یہ تیری پہلی چوری نہیں تھی تیری کم از کم یہ پچاسوی چوری ہے کہا حضور آپ کو کیسے پتہ چلا واقعی یہ میری پچاس سے زیادہ چوریاں ہیں اور آج میں پکڑا گیا ہوں فرمایا اللہ تعالی اس وقت تک کسی کو رسوا ہی نہیں کرتا جب تک وہ حد سے نہ گزر رہے ہائے اس وقت تک اللہ رسوا ہی نہیں کرتا جب تک وہ حد سے نہ گزر جائے تو حد سے گزر گیا تھا اللہ نے اس لیے تجھے پکڑ وا دیا تو لحاظہ وہ موقع ہی نہ آنے دو اس سے پہلے پہلے اپنا احتساب کر لو یہ وہ تعلیم ہے جو حضرت عمرؓ نے ہمیں دی ہے اور آپ کی سیرت سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم نے کسی کو اپنی زبان اور کردار کے لیے موقع ہی نہیں دینا۔ انشااللہ ہم خود اپنا احتساب کریں اپنے اوپر خود اپنی زندگی کو ٹھیک کرنے کی کوشش کریں کسی اور کو موقع کیوں دیتے ہیں۔

حضرت عمرؓ کی زندگی سب کے لیے مشغل راہ ہے

تو وہ عمر جس کی زندگی آج ہم سب کے لیے مشغل راہ ہے جو آج بھی امت محمدیہ کے لیے مثال ہے خدا کی قسم ۔۔۔!!!!

ابھی ہمارے ساتھ جو حشر ہو رہا ہے کسی سے ڈھکا چھوپا نہیں ہے پوری دنیا آگاہ ہے جو لوگ ابھی بھی اس کو سرف نظر کر رہے ہیں ان کو اندازہ ہی نہیں کہ وہ کتنی بڑی مصیبت میں پھنسے والے ہیں افغانستان کی انیٹ سے انیٹ بجادی بدبختوں نے افغانستان کو اجھاڑ دیا انہوں نے عراق کو اور بچوں کو بم مار مار کر ختم کر دیا گیا ہے شام کو شام کے بازاروں کو خون سے نہلا دیا گیا ہے ایران کی تیاری ہو رہی ہے اس کی طرف نظریں چلی گئیں ہیں اور اب برما کے ہزاروں مسلمانوں کو کاٹ دیا گیا ہے اور بچوں کی لاشیں وہاں ابھی بھی سڑکوں کے اوپر گلیوں میں پڑی ہوئی ہے جس کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے کیوں؟؟؟؟

ہمارے پاس کیا اسلہ نہیں ہے ہمارے پاس کیا ایٹم بم نہیں ہے ہمارے پاس کیا حکمران نہیں ہے ہم وہ قوم ہیں جس کو اللہ نے سونے کے ذرائع بھی دیئے ہوئے ہیں ہم وہ قوم ہے جس کو اللہ نے سمندر بھی دیئے ہوئے ہیں ہمارے پاس صحرا بھی ہیں ہمارے پاس پہاڑ بھی ہیں ہمارے پاس دنیا کے بہترین دماغ بھی ہیں ہم پڑھے لکھے بھی ہیں ہم پی ایچ ڈی بھی ہیں ہمارے پاس مسجد نبوی جیسی جگہ بھی ہے ہمارے پاس کعبہ بھی ہے اور تو اور ہمارے پاس قرآن پاس قرآن بھی ہے ہمارے پاس سب کچھ ہے لیکن ہمارے پاس عمر جیسا حکمران نہیں ہے۔

خدا کی قسم ایک جملہ کہا ہے

جس طرح جب حضور علیہ السلام جب دنیا میں نہیں آئے تھے حضرت عیسی کے بعد جب پانچ سو سال کا وہ عرصہ گزرا تو اس وقت جب انسانیت جب دم توڑ رہی تھی اور پوری دنیا جب اندھیرے میں ڈوب چکی تھی لوگ جو ہیں ترس ترس کے مر رہے تھے تو اس وقت زرہ زرہ ہواؤں کا فضاؤں کا پہاڑوں کا سمندروں کے قطرے پتوں کے پتے بھی محمد مصطفیٰ کو طلب کرتے تھے کہ یا اللہ بھیج دے محمد کو کب وہ تیرا رحمت العالمین آئے گا کب وہ تیرا اکرم والا نبی آئے گا بالکل اسی طرح خدا کی قسم اٹھتا ہوں سچ کہتا ہوں میرے دل سے پوچھو اور ان لوگوں سے پوچھو جو اس تکلیف سے گزر رہے ہیں آج بھی کائنات کا زرہ زرہ ہواؤں کے ایک ایک پنہایوں کے اندر اور سمندروں کے ذرے ذرے سے صدا اٹھ رہی ہے۔

مولا عمر کب آئے گا مولا کب عمر کو بھیجے گا جب ہماری بچیاں اور ہمارے بچے سارے کے سارے ذبح ہو جائیں گے جب پوری دنیا سے مسلمانوں کا جنازہ اٹھ جائے گا مولا عمر بھیج دے ہمارے پاس کعبہ ہمارے پاس قرآن ہمارے پاس نبی کی محبت ہمارے پاس لیڈر بھی بڑے لیکن عمر جیسا کوئی نہیں ہے۔

ے آج دین نبی دا ونگ یتیماں روے تے کرلوے — کتھے تیرا عمرؓ بہادر جیڑا روندی نوں گل لاوے

خدا کی قسم آپ دیکھیں تو سہی ان لاشوں کو وہ وقت دیکھیں جو گزر رہا ہے ان پر آج ہم اپنے گھروں میں اطمینان سے سوتے ہیں کیا سمجھتے ہیں کہ یہ آگ کیا ہمارے گھروں میں نہیں پہنچ سکتی کیا ہماری گلیوں میں ٹینک نہیں گھس سکتے گھس سکتے ہیں سارے مل کر عمر مانگو اگر بھیجنا چاہتے ہو تم ابھی کسی نے کہا تھا عمر اگر دس سال زندہ رہ جاتا ساری دنیا پر صرف اسلام ہوتا آج بھی یہی حالت ہے اگر عمر آ جائے تو ساری دنیا پر اسلام کے سوا کوئی مذہب باقی نہ رہے ہمیں ضرورت ہے آج عمر کی کہاں گئیں وہ مائیں جو عمر جیسے جنا کرتی تھی کہاں گئیں وہ اعلی عورتیں جو عمر جیسے جنا کرتی تھی خدا کی قسم آج وقت ہے ہم سب مل کر آج عمر کو طلب کریں۔

قبلہ عالم کی مدینہ شریف حاضری

مجھے یاد ہے جب میں مدینہ شریف حاضر ہوا تھا آپ کے در انور پر حضور ﷺ کے سامنے سلام پیش کرنے کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کا در آتا ہے اور اس کے بعد آپ کا ہے اور جب میں جب میں گزر کر آپ کے سامنے کھڑا ہوتا تھا تو مجھے وہ منظر یاد آتا ہے ایک ہی دعا زبان سے نکلتی تھی جتنی دیر میں سامنے کھڑا رہا جب جب میں گیا ایک ہی دعا نکلتی تھی وہ بھی میں نے عرض کیا تھا آپ سے کہ حضور آپ ہی مجھے بتائیں میں آپ کے لیے کیا مانگو؟؟

جو آپ کہیں گے میں وہی مانگ لوں گا کچھ نہیں مجھے چاہیے جب میں کھڑا ہوتا سامنے تو ایک ہی دعا نکلتی تھی۔

اے اللہ امت محمدیہ کو عمر دے دے ہمیں عمر دے دیں ارے جس کے دور حکومت میں ایک بھیڑیا بھی بکری کو حملہ نہیں کرتا تھا کہ عمر زندہ ہے اور جس کے دور حکومت میں زمین بھی نہیں ہلتی تھی کہ عمر عدل کر رہا ہے جس نے اپنے بیٹے کو خود دورے مروا کے سزا دے دی اور جب وہ فوت ہو گیا تو باقی بیس دورے اس کی لاش پر مروائے ایسا عمر ایسا عدل کرنے والا ہمیں ایسا حکمران چاہیے۔

سچی بات یہ ہے کہ ہم اسی قابل ہیں جو ہمارے ساتھ ہو رہا ہے

ایک جڑی حکمران سے اس کی رعایا نے بات کی تھی اس کی رعایا نے پوچھا تھا اور کہا تھا تو عجیب انسان ہے تو مسلمانوں کا حکمران ہے اور اتنا ظالم ہے ہزاروں لوگوں کو تو نے قاتل کر دیا ہزاروں علماء کو تو نے مار دیا تو نے اتنا ظلم کیا تو عمر جیسا کیوں نہیں بنتا تو عمر جیسا بن تو بھی اسلام کا حکمران ہے تو اس نے بڑی پیاری بات کی تھی۔ لیکن ایک بہت بڑا تھپڑ ہے وہ مسلمانوں کے چہرے کے اوپر اس لیے میں ظالم حکمران ہوں تم مجھے کہتے ہو عمر جیسے بن جاؤ تم ابوذر جیسے بن جاؤ میں عمر بن جاؤں گا تم ابوذر بنو نہ حضرت ابوذر غفاریؓ حضور کے صحابی تھے پانچ وقت کے نمازی آقا ﷺ کی محبت والے پیار والے حضور علیہ السلام نے ابوذر کا خطاب دیا کہا تم ابوذر بن جاؤ میں عمر بن جاتا ہوں تم جیسے گھٹیا لوگوں پر میرے جیسا ظالم حکمران ہی ہو گا تو تم چلو گے تم جتنے بد بخت ہو تم لوگ میرے ظلم کے ساتھ ہی چل رہے ہو اگر میں نرم ہو جاؤں تم تو میری بوٹیاں کھا جاؤ تم اسی قابل ہو کہ تم لوگوں پر ایسا ظالم حکمران مسلط ہو جائے۔

لحاظہ مجھے وہ جملہ یاد آتا ہے

آج ہم دعا تو مانگ رہے ہیں مولا عمر دے لیکن کاش ہم ابوذر بھی بن جائیں۔ ہم خود نیک ہو جائیں۔ کوئی عورت آئی تھی کسی اللہ والے کے پاس اور آ کر اس نے کہا تھا حضرت دعا کرو اللہ مجھے نیک خاوند دے فرمایا اچھا میں دعا کرتا ہوں آپ نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا مولا اس عورت کو نیک کر دے اس عورت کو نیک کر دے اس عورت کو نیک کر دے آمین

آمین کہہ کر اس نے کہا حضرت میں نے کہا تھا میرے خاوند کے لیے دعا کریں فرمایا بیٹا تو نیک ہو گئی تو تیرا خاوند خود ہی نیک ہو گا تو اپنی طرف دیکھ اس کے لیے میں کیوں دعا کروں وہ تو نظر بھی نہیں آ رہا ہے تو میرے سامنے ہے تیرے لیے کیوں نہ کروں تیرے لیے کروں نہ تو نیک ہو جائے تو خاوند خود ہی نیک ہو جائے گا ایسا تھوڑی ہو سکتا ہے کہ انسان برا ہو اور اس کی بیوی نیک ہو جائے ایسا تھوڑی ہوتا ہے دونوں اکٹھے ہی نیک ہوتے ہیں لحاظہ تیرے لیے دعا کر دی ہے انشاءاللہ تیرا خاوند بھی نیک ہی ہو گا۔ ہمارا آج یہی حال ہے ہمیں اپنی اصلاح کرنی ہے۔

حضرت عمرؓ کا پیغام

اپنی اصلاح کر لو اس سے پہلے کہ لوگ تیری اصلاح کریں۔ اس سے پہلے کہ لوگ تیری بے اذتی کریں اور تیرے اوپر ذلت کے امباڑ لگا کر تیری اصلاح کریں تو خود اپنے آپ کو ٹھیک کر لے پھر موقع نہیں رہے گا ختم ہو جائے گا تو آؤ آج تجدید وفا کا دن ہے حضرت فاروق اعظمؓ آپ اسی گنبد کے نیچے ہیں جہاں حضور علیہ السلام آرام فرما رہے ہیں آپ وہی پر ہیں اور وہاں کی بہاریں اللہ ہم سب کو عطا فرمائے اور حضرت عمرؓ جیسا اعلی کردار اللہ ہماری بچیوں کو عطا فرمائے ہمیں حضرت عمرؓ جیسی احتساب کرنے کی قوت عطا فرمائے دوسروں کا احتساب چھوڑ دیں یہ بھی ٹھیک ہو جائے وہ بھی ٹھیک ہو جائے میاں ٹھیک ہو جائے ساس ٹھیک ہو جائے سسر ٹھیک ہو جائے۔

دوسروں کا احتساب چھوڑ دیں اپنا احتساب کریں حضرت عمرؓ کی یہ تعلیم ہے۔ انشاءاللہ

کسی کو غلط نہ کہیں اپنے آپ کو غلط کہیں دیکھو حضرت عمر کیا کہہ رہے ہیں اگر کوئی جہنمی دنیا میں ایک ہے باقی سارے جنتی ہیں تو وہ ایک جہنمی کون ہے وہ عمر ہے اپنے آپ کو جہنمی کہہ رہے ہیں باقی ساری دنیا کو جنتی کہہ رہے ہیں یہ سوچ ہے جو اصل سوچ ہے ہم دوسروں کی طرف انگلیاں اٹھاتے ہیں ایسا نہ کرو یہ ظلم ہے دوسروں کی طرف انگلی نہ اٹھاؤ اپنی ذات کو ٹھیک کر لو۔

حضرت داتا صاحبؒ اپنی پیرو مرشد کے پاؤں دبا رہے تھے کہ عرض کی حضور مجھے اجازت دے دیجیئے کہ فلاح شخص میرے بارے میں بہت بری باتیں کرتا ہے میرے بارے میں غلط جملے کہتا ہے میرے بارے میں گالیاں بکتا ہے حضور مجھے اجازت دے دیں میں اٹھوں ابھی جا رہا ہوں میں آپ بس میرے لیے دعا کر دیں جا کر میں گریباں پکڑنے لگا ہوں اس بد بخت کا میرے بارے میں بہت بری بات کرتا ہے تو آپ کے مرشد مسکرائے اور فرمایا

بیٹا تجھے اس سے بہتر حل نہ بتا دوں فرمایا کہ جتنی دیر جا کر تم نے اس سے لڑنا ہے اتنی دیر تو اللہ اللہ کر لے۔ آپ کی زندگیوں کے سکون کا نسخہ دے رہا ہوں کہا حضور وہ شخص کہا جب تم اللہ اللہ کرو گے نہ اللہ اس کو خود ہی ٹھیک کر دے گا اور بہتر نہیں کہ اس کو اللہ ٹھیک کرے ہم خود ٹھیک کرنے پر لگ جاتے ہیں میں بلان لگی آں فون کر کے میں کرن لگی تیرا علاج ہونے بلان لگی آں بے وقوف ہو تم جاہل ہو تم اپنی زندگی بھی خراب کر رہی ہو اور دوسروں کی بھی زندگی خراب کر رہی ہو کوئی بھی انسان تمہارے ساتھ غلط ہے تم اپنے آپ کو ٹھیک کر لو وہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔ بہت بڑا نسخہ ہے اس کو پلے باندھو۔

دوسروں کو نہ دیکھو نواز شریف غلط ہے زرداری غلط ہے چور ہمارے پر حکمران آ گئے ہیں یہ کیا کر رہے ہو اپنی طرف دیکھو نہ قرآن کا ہوش ہے نہ نماز کا ہوش ہے نہ کوئی آج تک دین کا کام کیا ہے نہ اللہ اور رسول کی خدمت کی ہے نہ مرشد کا راضی ہونا تمہارے ساتھ ہے نہ تم نے آج تک جھنڈا قرآن و احادیث کا لگایا ہے کیا کیا ہے تم نے آج تک چار بچے پیدا کر کے بہادری ہے کوئی یہ کوئی زندگی ہے It is Life یہ تو کافر بھی کر رہا ہے یہ تو ہندو کے بھی دس بچے ہو جاتے ہیں اس کی بھی فیکٹری ہوتی ہے اس کا بھی گھر ہوتا ہے تیرا فرق کیا ہے ہندو کافر کے ساتھ پھر۔ فرق یہ ہے کہ تو محمد مصطفیٰ کی امتی ہے تو عمر کی محبت والی ہے اور عمر وہ تھا جو اپنا احتساب خود کرتا تھا کسی اور کو جرات نہیں حضرت عمر پر بات کرنے کی اپنی ساری باتیں خود ہی کر گئے ہیں کسی اور کو کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے اللہ۔۔!!!

اللہ ساری رحمتیں حضرت عمرؓ کے در انور پر نازل فرمائے اللہ سب کا آنا قبول فرمائے۔ آمین